

مولانا مدار اللہ مدار

قسط : ۵

تحرک روشنیہ اور اس کا بانی

دعاوی و نظریات کا ایک جائزہ

”تمہید“ نے لکھا ہے کہ تناسخ کی دوسری قسم یہ ہے کہ اہل تناسخ کہتے ہیں کہ کل ارواح اور کل موجودات اللہ تعالیٰ کے وجود کا جز ہیں اور کہتے ہیں کہ تکوین اور ممکن اور تفصیل اور مفعول ایک ہے۔ اس مطلب کے لئے ”تمہید“ کی یہ عبارت ملاحظہ کیجئے۔

والصنعت الثانی یقولون بان المادہ وراح کلہا والاعیان کلہا من جزئہ الصانع ومن قال بان التکوین والکون والتفصیل والمفعول واحد فانه یلزمہ ہذا القول من التماسخ (تمہید بابی شکور سالمی ص ۳۳)

تمہید کے بیان کردہ اس عقیدہ تناسخ کے مطابق بائیزید بھی تمام موجودات اور ذرات کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا جز سمجھتا ہے۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ انسان کی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے۔ اس کے لئے بائیزید کے درج ذیل تین الہامات ملاحظہ کیجئے۔

جملہ موجودات خدا کی ہستی من وجہ موجودات و ذرہ الذرات از ہستی خدا جدا نیست و ہستی سے جدا نہیں ہیں | نبود (صراط التوحید ص ۹)

ترجمہ۔ میری ہستی اور جملہ موجودات اور تمام ذرات خدا کی ہستی سے جدا نہیں ہیں اور نہ جتنے انسان کی ذات خدا کی ذات سے ہے | ۴۲۔ کذاک الانسان کان عن ذات الرحمن (خیر البیان ص ۲۷۶)

ترجمہ۔ اسی طرح انسان کی ذات بھی خدا کی ذات سے ہے۔ میں نے ہر چیز اپنی ہستی سے پیدا کی ہے | ۴۳۔ دیکھو بائیزید! میں نے ہر چیز کو اپنی ہستی سے اپنی ہستی کے لئے ایک ایک کر دیا ہے۔ ہر ایک میں ایک خدا ہوں بیگان (خیر البیان ص ۲۷۶)

مندرجہ بالا الہامات سے یہ حقیقت سورج کی روشنی کی طرح ثابت ہوتی کہ بائیزید تناسخ کا عقیدہ رکھتا تھا اور اہل تناسخ سے مخفا۔

بائیزید کا چلہ بدعات کا مجموعہ تھا | ۴۴۔ صراط التوحید میں ہے کہ بائیزید نے قندمار کے سفر سے واپسی پر کانی گرم میں اپنے گھر کے اندر ایک تہہ خانہ بنایا۔ اور اس میں مسلسل پانچ سال تک چلہ کھینچی۔ وہ خود کہتا ہے کہ میں اس پانچ سال کے عرصے میں سوئے قصائے حاجت اور وضو کے باہر نہیں نکلا۔ اب دیکھنے کی چیز یہ ہے

کہ اس کا یہ چلہ سنت نبوی اور اسلامی طریقے کے مطابق تھا یا یہ تمام بدعات سے بھرا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد نبویؐ میں اعتکات فرمایا کرتے تھے اور اعتکاف کے دوران پنجگانہ نماز اور جمعہ المبارک کو جماعت اور امامت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ دوسرے بزرگان اسلام بھی ہمیشہ مسجد میں یا مسجدوں کے ساتھ مختلف حجروں میں چلتے کھینچتے رہے جن میں وہ نہایت پابندی کے ساتھ پنجگانہ نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرتے رہے ہیں۔

احادیث نبویؐ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو سنن ہدیٰ کہا گیا ہے اور تارک جماعت کو منافق قرار دیا گیا ہے۔ لیکن بایزید اپنے چلتے کے دوران پانچ سال تک نماز جماعت اور جمعہ المبارک وغیرہ واجبات و سنن کی ادائیگی کے لئے اپنے چلتے سے باہر نکل کر مسجد کو نہیں گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ حضور علیہ السلام کی سنت مطہرہ اور واجبات کا تارک ہوا۔ رمضان المبارک میں فرض اور نماز کی جماعت ادائیگی سے محروم رہا اور نماز عیدین کا بھی تارک رہا۔

اور سب سے بڑی بدعت یہ کہ اس نے اس چلتے میں اپنی بی بی شمسو کو اپنے غیر محرم مریدوں کے ساتھ بٹھایا تھا اور مرد و زن سب مل کر اعمال چلہ کشی بجالاتے تھے۔ بایزید کی یہ بدعت شرعاً مذموم ہونے کے علاوہ افغانی روایات اور غیرت و حیثیت کے بھی خلاف تھی۔ اس وجہ سے کافی گرم کے لوگوں نے اس چیز کو بری طرح محسوس کیا اور جب ایک چلہ نشین علی شیر کی ماں نے تہہ نہانے میں آکر بایزید سے اس امر کی شکایت کی تو اس نے کہا کہ بی بی شمسو چلہ نشینوں کی بہن (دینی) ہے۔ ان کے سامنے آنے جانے میں حرج نہیں۔ حالانکہ کا بیان ہے کہ اس چلہ کھینچنے والوں میں بایزید کے علاوہ اس کی بی بی شمسو، علی شیر، شادی خان اور بخت خان تھے (حالت نامہ ص ۴۲، ۴۳)۔ ایک فاطمی نامہ عورت کو خلیفہ بنایا | ۷۵۔ بایزید نے ایک عورت فاطمی نام کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ اور اس

کو مرد و زن کو مرید بنانے کی باقاعدہ اجازت تھی (دور کہ خزانہ ص ۷)

ایک لڑکے کو عیسیٰ ثانی کا خطاب | ۷۶۔ قبیلہ ثوی کے تمام مرد اور عورتیں ایک مسجد میں جمع ہو گئے۔

اور ذکر خفی میں مشغول ہو گئے۔ ان میں ایک بوڑھی عورت تھی جس نے چالیس دن تک کچھ نہ کھایا۔ اور ذکر حق میں مشغول رہی۔ یہ لوگ اس کو مریم ثانی کہتے تھے۔ اس زمانے میں اس قبیلے میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس کو اس قبیلے کے لوگوں نے عیسیٰ ثانی کا لقب دیا۔ (بحوالہ حالت نامہ و تذکرہ صوفیائے سرحد ص ۱۵۶)

قبیلہ ثوی اور ان کے سردار عبدالکریم سب کے سب بایزید کے حلقہ امارت میں شامل تھے۔ حالانکہ کی مذکور عبارت سے معلوم ہوا کہ اس قبیلے کے سب مرد و زن اپنے گھروں سے نکل کر مسجد میں غلو طو پر رہنے لگے اور مسجد میں غلو سکونت کئی پچھینے جاری رہی۔ یہاں تک کہ ایک عورت نے مسجد میں ایک لڑکے کو جنم دیا جس کو اس قبیلے

کے لوگوں نے عیسیٰ ثانی کا لقب دیا۔ اور ایک بوڑھی عورت کو مریم ثانی کا خطاب دیا۔ اور یہ دونوں امر شریعت کے خلاف ہیں۔ اب روشنائی ادیب ہی اس بات کی توجیہ کریں گے کہ مسجد میں پیدا ہونے والے اس لڑکے کو عیسیٰ ثانی کا لقب کس مناسبت اور مشابہت کی وجہ سے دیا گیا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ اور مشتبہ اور مشتبہ بہ میں وجہ مشابہت ضرور ہونی چاہئے اور یہ وجہ مشابہت ہیہ ازراہ کرم روشنائی ادیب ہی بتائیں گے۔ جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

دراصل بایزید کی دو خصوصیتیں بہت نمایاں ہیں۔ ایک یہ کہ اس نے مسیحی اور نص و سرود کو دینی حیثیت سے پختونوں میں عام کر دیا۔ اور دوسری خصوصیت یہ کہ اس نے دینی اجتماعات وغیرہ میں مرد و زن کے اختلاط کو رائج کیا اور شرعی پردے کو درمیان سے ہٹا دیا۔

مسجد میں قبیلہ توی کے مذکورہ اجتماع اور مرد و عورت کے اختلاط کے ضمن میں چند اور باتیں بھی شرعاً قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ مسجد میں جنابت حیض اور نفاس کی حالت میں داخلہ ممنوع ہے۔ اور پھر مستقل طور پر حیض و نفاس کی حالت میں مسجد میں رہنا اور بھی شدید ممنوع ہے۔ مثلاً مسجد کو وضع حمل کے لئے استعمال کرنا مسجد کی سخت توہین ہے۔ رابعاً مسجد میں میاں بیوی کا جنسی اختلاط نہ صرف حرام بلکہ مسجد کی شدید بے حرمتی ہے اور بایزید کے مریدوں نے مسجد میں مذکورہ سکونت کے دوران ان اہم حرام اور قبیح کاموں کا ارتکاب کیا۔

عورتیں اپنے گانوں میں | ۷۷۔ بایزید کے ساتھ مردوں اور عورتوں کو بڑی عقیدت تھی۔ مرد اس کے قدم بایزید کو سراہتی تھیں | چومتے تھے اور عورتیں اپنے گانوں میں بایزید کی تعریف و توصیف کرتی تھیں بایزید جب اپنے گانوں کا نیگرم سے اقارب و اجانب کی عداوت کی وجہ سے اور مرط۔ دوڑ اور بنگلش سے گزر کر تیراہ پہنچا تو حالانکہ کے بیان کے مطابق مردوں اور عورتوں نے اس کا استقبال اس طور پر کیا۔

”اکثر پیشوا آمدہ قدم بوسی پر دستگیر قدس سرہ کردند و شادی ہا نمودند بہر دیہہ کہ می گذشت۔ اکثر زنان آہ دیہہ سیوان آب پیکردہ بر سر گرفته از دیہہ بر می آمدند۔ و نقش می خواندند۔ و در نقشب صفت پرستگ می کردند“ (مقاریر خیر البیان ص ۲۲)

ترجمہ۔ اکثر لوگ استقبال کرتے اور بایزید کی قدم بوسی کرتے اور خوشیاں مناتے۔ جس گاہ سے بایزید گذرتا۔ اس کی عورتیں پانی کے گھڑے سروں پر اٹھاتی ہوئی آئیں اور گانا گاتیں۔ جس میں بایزید کی تعریف و توصیف بیان کرتیں۔

اس واقعے میں جو اشارات مضمر ہیں ان کی توضیح کی مزید ضرورت نہیں۔

دعویٰ نبوت پر خاتمہ بھی ہوا | ۷۸۔ چوں در دوسر بر پر دستگیر غالب شد و وقت وصال رسید۔ یاران

پرسیدندش کہ وقت نازک رسیدہ است۔ پیروستگیر چیزے بغیر باید۔ اثر پیروستگیر قدس سرہ فرمودہ کہ آں چہ حق تعالیٰ پر دل من الہام کردہ من درخیر البیان نوشتہم و در ان ایچ بخل نہ کردم بر نبی و وارث نبی امر است ببلغنا
انزل الیک (حالتنامہ ص ۳۴۱)

ترجمہ۔ جب پیروستگیر پر در دسر غالب ہوا۔ اور وفات کا وقت قریب ہوا تو اس کے یاروں نے اس سے کہا کہ وقت نازک ہے پیروستگیر کچھ فرمائیں۔ پیروباہزید نے کہا کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے میرے دل پر الہام کیا تھا وہیں نے خیر البیان میں لکھ دیا ہے۔ اور میں نے اس میں بخل نہیں کیا۔ پیغمبر کے پیغمبر کے وارث کو علم ہے کہ جو کچھ تیری طرف نازل کیا گیا ہے اسے مومن تک پہنچا دے۔

اس عبارت میں باہزید نے اپنی عادت کے مطابق زندگی کے آخری لمحوں میں بھی وہی بات کہی جو عمر بھر کہتا رہا۔ اور وہ یہ کہ ان آخری لمحوں میں بھی اپنے آپ کو پیغمبر کا ہم مرتبہ ظاہر کیا۔ اور صاف کہا ہے کہ پیغمبر اور وارث پیغمبر کو یکساں حکم ہے کہ دونوں پر اللہ کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے انہیں لوگوں تک پہنچانا دونوں کا یکساں فریضہ ہے اور اسی اسماں پر باہزید نے کہا کہ حق تعالیٰ نے میرے دل پر جو الہام نازل کیا اسے میں نے خیر البیان میں لکھا اور خدا کا الہام اور پیغام پہنچانے میں ذرا بھی بخل روانہ نہ رکھا۔

ایک حدیث مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”کما تحبون موتون و کما تموتون تحشرون“

یعنی جس طرح تم زندگی گزار رہے ہو اسی حالت پر تمہاری موت واقع ہوگی اور جس حالت پر تمہاری موت واقع ہوگی۔ اسی حالت پر تمہارا حشر ہوگا۔

ہم نے باہزید کے دعویٰ نبوت و رسالت پر خود ان کی کتابوں کی روشنی میں نہایت تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور اس کے دوسرے عقائد باطلہ پر بھی مدلل بحث کی۔ اب ہم اس کی کتابوں سے بہت کتنا ریخ کی مختلف کتابوں کے چند مختصر حوالے پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ باہزید کے متعلق ”تاریخ کی شہادت اور فیصلہ کیا ہے۔

یاہزید تاریخ کے آئینے میں

شیخ محمد اکرام ایم اے اپنی تصنیف ”رود کوثر“ ص ۴۸ پر باہزید کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ

میں کرتے ہیں :-

”غرضیکہ میاں یاہزید کی تعلیمات کا سراغ دوسرے وحدت الوجودیوں کے باں مل جاتا ہے۔ لیکن مقامی حالات کے مطابق انہوں نے ان چیزوں کو ایک نیارنگ دیا اور ان خیالات میں اس طرح غلو کیا کہ ان کی کایا ہی پٹ دی۔ شریعت پر طریقت کو اور طریقت پر معرفت کو اس طرح ترجیح دی کہ اپنے مریدوں کو شریعت سے بالکل آزاد کر دیا بلکہ

ان کے لئے ایک نئی شریعت کا آغاز کیا اور نماز، روزہ، طہارت کے احکام میں بنیادی تبدیلیاں کیں۔
شیخ محمد اکرم آگے چل کر ۳۵ پر لکھتے ہیں۔

”دبستان مذاہب“ نے جس کے مصنف نے میاں بابزید کے حالات ان کی خودنوشت سوانح عمری حال نامہ اور دوسرے مآخذ سے جمع کئے ہیں۔ لکھا ہے کہ میاں بابزید اپنے بیٹوں کے ساتھ مدتوں تک راستہ چلنے والوں کو بوٹتے رہے پانچواں حصہ اپنے قائم کردہ بیت المال میں جمع کرتے اور بوقت ضرورت اہل استحقاق میں تقسیم کرتے۔
رود کوثر کا تیسرا اقتباس ملاحظہ ہو۔

”مریدوں کو تعلیم دی کہ جو ان کے پیر کا قائل نہ ہو اور وحدت الوجود کے راستے پر نہ چلے۔ اس کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے بلکہ انہوں نے تو اپنے مخالفین کا قتل کرنا اور ان کا مال مستحق لوٹ لینا جائز قرار دیا۔ وجہ یہ بتائی کہ جو لوگ خود شناس نہیں وہ تو حیوان ہیں جنہیں دوسرے حیوانوں کی طرح ذبح کرنا اور سانس بھپوں کی طرح ہلاک کرنا جائز ہے۔ یا حیات ابدی سے محروم ہونے کی وجہ سے مردے ہیں اور مردوں کا مال زندوں کو پہنچتا ہے۔“
رود کوثر کا آخری اقتباس جو اس نے ”دبستان مذاہب“ کے حوالے سے ۳۵ پر لکھا ہے ملاحظہ کیجئے۔
”اد خود را بنی دانستے و مردم را بر ریاضت فرمودے و نماز بگزاردے۔ اما تعین جہت را از میاں برداشت
فاینها تو تو افتم و جبہ التذ فرمود غسل آب واجب نیست چہ ہمیں کہ باور سیدن پاک شود چہ چار عنصر اند
سطہات است“

ترجمہ۔ وہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا اور لوگوں کو ریاضت کا حکم کرتا اور نماز پر جھٹا لیکن قبلے کی جہت اٹھادی تھی۔ (آیت کے غلط حوالے سے کہنا تھا) تم جس طرف بھی منہ کر لو پس اسی طرف اللہ کی ذات ہے۔ کہا تھا کہ پانی سے غسل کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ جب ہوا چلی تو بدن پاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ چار عناصر یعنی پانی، مٹی، ہوا اور آگ بدن کو پاک کرنے والے ہیں۔

صاحب فرشتہ ”کابیان“ لکھتے ہیں کہ ایک ہندوستانی شخص نے اپنا نام پیر روشن مشہور کیا تھا۔ اس نے افغانوں میں جا کر ان کو اپنا مرید بنا لیا۔ جب وہ فوت ہوا تو اس کا بیٹا جلال چودہ برس کا تھا۔ وہ بادشاہ کی ملازمت میں آیا اور کچھ عرصے بعد بھاگ کر افغانوں میں جلا ملا۔ اور خلق کشیر کو اپنے ساتھ متعلق کر کے اس نے ہندوستان اور کابل کا راستہ بند کر دیا تذکرہ صوفیائے سرحد ص ۷۷

صاحب مغیب التواریخ کا بیان | ملا عبد القادر بدایونی اپنی تاریخ میں ۹۹۴ھ کے حالات کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:-

”آج سے پچیس برس پہلے ایک ہندوستانی سپاہی پیشہ آدمی نے اپنے لئے پیر روشنی خطاب تجویز کیا۔

اور افغانوں میں جا کر بہت سے احمقوں کو اپنا سرید بنا لیا۔ اور اپنی بی بی اور بد مذہبی کو رد لقی دی۔ اور ایک کتاب تصنیف کر کے "خیر البیان" نام رکھا۔ اس میں اپنے عقائد فاسدہ کو ترتیب دیا اور چند روز میں سر کے بل اپنے ٹھکانے جا پہنچا۔ (تذکرہ سرحد ص ۱۷۸)

صاحب تاریخ آزاد پٹھان کا بیان | تاریخ آزاد پٹھان کے مصنف جناب اللہ بخش یوسفی بایزید کے کیمپ کے آدمی ہیں اور انہوں نے تاریخ یوسف زئی میں محض تعصب کی بنیاد پر حضرت پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اخوند ریزہ رحمۃ اللہ علیہ پر بہت سی بہتان تراشیاں کیں۔ اور کذب بیانیوں کا ایک طومار باندھا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی تاریخ آزاد پٹھان میں بایزید کی اصل حقیقت کے متعلق بعض حقائق صاف طور پر تسلیم کئے ہیں۔ جنہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"اسے مختلف مذاہب کے علماء کی صحبتوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ اور بالآخر اس نے فرقہ روشنیہ کی بنیاد ڈالی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس پر صوفیوں اور یوگیوں کی تعلیم کا خاصا اثر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے عقائد کے مطابق وہ تمام لوگ جو اس کی پیروی پر آمادہ نہ ہو سکے مردہ سمجھتے تھے۔ اور ان کی جائیداد وغیرہ بطور وراثت ان لوگوں کا حصہ تھی۔ جو زندہ یعنی بایزید کے پیرو تھے۔ اور انہیں حق حاصل تھا کہ موقع ملنے پر ان مردوں کی جائیداد کو وہ اپنے قبضہ تصرف میں لے آئیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اپنے طریقہ عبادت کے مطابق وہ بلا تخصیص مرد و زن یک جا ہوتے۔"

(تاریخ آزاد پٹھان ص ۱۶۴)

یوسفی صاحب کا ایک اور اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

"چونکہ اس علاقے میں کوئی تحریک مذہبی رنگ کامیاب نہیں ہو سکتی اس وجہ سے اس تحریک میں مذہبی رنگ بھرا جانا ضروری تھا۔ مذہب کے نام پر خواص و عام کو اس میں شمولیت کی دعوت ملی (تاریخ یوسف زئی ص ۲۴۸) مولانا غلام رسول تہر کا بیان | مولانا موصوف اپنی تصنیف "سید احمد شہید" کے صفحہ ۶۴۵ پر لکھتے ہیں۔

"وہاں گمرٹ فرسہ گئے جس کے قریب پیر تاریک کی قبر تھی۔ اس کا نام بایزید تھا تجارت کے سلسلے میں ہندوستان آیا۔ جالندہر میں شادی کی۔ پھر نیا مذہب پیدا کیا اور اپنا نام پیر روشن رکھا۔ دیندار لوگوں نے اسے پیر تاریک کا خطاب دیا۔ اخوند ریزہ نے اس کے فتنے کو ختم کرنے کے لئے بڑی سمیت کی۔ آخر بایزید برہمنی حالت میں مرا۔ اس کے بیٹوں نے فتنہ اٹھایا وہ بھی مارے گئے۔"

تاریخ سوات کا بیان | جناب سید عبدالغفور صاحب قاضی اپنی تاریخ سوات مطبوعہ ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں :-

"پیر تاریک بھی اسی زمانے میں اس قوم میں وارد ہوا جس نے اپنے محمدانہ عقائد کے زیر اثر افغانوں میں ایک

لٹیری جماعت پیدا کر لی۔ حضرت اخوندرویزہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قوت اور روحانی طاقت نے اس کی تاریک تعلیم کا خاتمہ کر دیا۔

محمد آصف خاں مورخ سوانح کا بیان | جناب محمد آصف خاں اپنی پشتو تاریخ سوانح کے صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں کہ "بایزید ہندوستان گیا تو اتفاقاً اس کی ملاقات ملا سلیمان کالنجری سے ہوئی۔ بایزید سلیمان کے عقیدے سے بہت متاثر ہوا حتیٰ کہ اس سے بیعت کی۔ سلیمان تناسخ کے عقیدے کا قائل تھا اور بہت جلد بایزید کو بھی تناسخ کا قائل کر دیا۔"

خوشحال خان بابا کے خاندان کے تاثرات | ہم نے اس مضمون کی ایک گذشتہ قسط میں بایزید کے بارے میں خوشحال خاں بابا کی کلیات کے حوالے سے وہ شعر لکھا تھا جس میں خوشحال خاں شکستے بایزید کو کفر کی تلقین کا علمبردار اور حضرت اخوندرویزہ بابا کو ایمان کا داعی قرار دیا تھا۔ اب خان موصوف کے بیٹے عبدالقادر خان خٹک کا وہ شعر ملاحظہ کیجئے جس میں انہوں نے بایزید کو یزیدی کارناموں کی وجہ سے یزید قرار دیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

خان بایزید بولی کاروند یزید کا۔ لہ شخانو حکمہ زہ بے اعتقادیم (دیوان عبدالقادر خان خٹک ص ۸۰)
ترجمہ۔ اپنے آپ کو بایزید کہتا ہے اور یزید کے کام کرتا ہے اس لئے میں ایسے پیروں پر اعتقاد نہیں کرتا
اسی طرح خوشحال خان بابا کے پوتے افضل خان نے اپنی "تاریخ مرصع" میں بایزید کا عقیدہ تناسخ ثابت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ سلیمان کالنجری کا صحبت یافتہ تھا جو اہل تناسخ ہے۔

تاریخ صوبہ سرحد کا بیان | جناب میر احمد صاحب متوفی ۱۹۰۸ء نے اپنی تاریخ صوبہ سرحد میں بایزید کے بارے میں تفصیلی بحث کی ہے لیکن ہم اختصار کی خاطر اس کتاب سے صرف دو اقتباس پیش کرتے ہیں۔

۱۔ پیر تاریک ایک شخص پیدا ہوا جس نے اپنا نام پیر روشن رکھ کر فرقہ روشنیہ کا بانی ہوا۔ باجوڑ اور تیراہ کے ساحل و بحیرہ کے لوگوں کو اپنا مرید بنا کر ایک لٹیری جماعت کا سرغنہ بن گیا۔ اس کے مرید کنارہ اٹک سے پشاور اور کابل تک راہزنی کرتے اور قافلوں کو نقصان پہنچا کر اپنے پیروں کے پاس باجوڑ اور تیراہ کی پہاڑیوں میں جا چھپتے۔ کبھی کبھی دور و نزدیک کے گاؤں پر ڈاکہ مارتے اور لوٹتے اور گاؤں کو سرباد کر دیتے تھے (ص ۹۷)۔

دوسرا اقتباس | باجوڑ کے علاقے سے اخوندرویزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک فاضل، عالم باعمل، ولی

مرد خدا طریقہ روشنیہ (تاریکیہ) کی تردید کے لئے نکلے۔ تیراہ میں اس کے چھوٹے عقائد کی تردید اور سچے اس

عقائد کی اشاعت کر کے لوگوں کو پیر تاریک سے متفرک کیا۔ علاقہ پشاور میں پیر تاریک کے قصبے اب تک مشہور ہیں۔

اخوندرویزہ صاحب نے اس کے عقائد باطلہ کی تردید میں رسالے لکھے ہیں جو پیرا نے کتب خانوں سے مل سکتے ہیں

(بحوالہ تاریخ صوبہ سرحد ص ۱۰۱)